حصّہ ب

مختصر سوالات

(II)

جواب

الفاظ	معنی
بِالْعُقُوْدِ	معاہدات کے ساتھ
یَسْئَلُوْنَكَ	آپ سے سوال کرنے والے
اَلْاَنْفَ بِالْاَنْفِ	ناک کے بدلے ناک

6

اَلبِرُّ بِالبِرِّ

دانش کے بدلے دانش

(۷)

جواب

سورۃ المجادلہ کی روشنی میں مجلس کے آداب

(اضافی)

مومنوں جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھو۔ خدا تم کو کشادگی بخشے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو ں

نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں کے لیے مجلس بنائی جائے اور کسی برائی کے لیے مجلس بنانے سے گریز کیا جائے۔

(IV)

جواب

حضرت عیسیٰؑ کی اپنی قوم کو نصیحت

حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو نصیحت فرمائی کہ اللہ
تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا
بھی رب ہے بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو
شریک کرتا ہے۔ تو یقیناً اللہ نے اُن کے لیے جہنم
کی آگ تیار کر رکھی ہے اور وہ دوزخ کے سب سے
نچلے درجے میں ہوں گے اور ظالموں کا کوئی مددگار
نہیں۔

(VII)

جواب

سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ

"نساء" کا مطلب ہے "عورتیں"۔ کیونکہ اس سورت میں عورتوں کے حقوق اور احکام زیادہ تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ اس لیے اس سورت "سُوْرَۃُ النِّسَآءِ" کا نام دیا گیا ہے۔ دورِ جاہلیت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ عورتیں زمانے کے سب سے مظلوم اور محروم طبقہ تھیں۔ بیٹیوں کی پیدائش کو عار سمجھا جاتا اور ان کو زندہ دفن کر دیا جاتا۔ بیویوں کے لیے کوئی حقوق متعین نہ تھے ایک مرد کے لیے بیویوں کی تعداد کوئی قید نہ تھی۔ عورتیں مال وراثت کی طرح تقسیم کر دی جاتی تھی۔ سوتیلے بیٹے ماؤں سے نکاح کر لیتے تھے۔ لونڈیوں کو جسم فروشی پر مجبور کر دیا جاتا تھا۔ عورتوں کی عزت وعصمت کا کوئی تحفظ نہ تھا ان حالات میں قرآن مجید نے عورتوں کو ان کے جملہ حقوق عطا فرمائے۔ وراثت میں حصہ دیا۔ محرمات کی تفصیل بیان فرمائی۔ "نکاح مقت" جس میں بیٹا اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتا تھا۔ بیویوں کی تعداد متعین فرمائی۔

(I)

جواب

لعان کی وضاحت

لعان ایسی صورت میں ہوتا ہے جب شوہر اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے لیکن اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں۔ سورۃ النور (آیات 6 تا 9) میں بیان ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ کی لعنت ہو۔ بیوی بھی اگر الزام کو جھوٹ قرار دے تو بھی اسی طرح پانچ قسمیں کھا کر خود کو سزا سے بچا سکتی ہے۔

(II)

جواب

اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں یہ تعلیمات عطا فرمائی ہیں کہ اگر تمہارے بس میں نہیں ہے بیویوں کے درمیان پورا عدل کر سکو۔ اگر تم کتنی ہی خواہش کرو تو ایک ہی کی طرف پورے میلان کے ساتھ مائل نہ ہو جاؤ کہ تم دوسری کو درمیان میں معلق کی طرح چھوڑ دو۔

(VI)

جواب

اس بیعت کو بیعت رضوان اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کے وقت مومنین سے اپنی رضا کا اعلان فرمایا۔ جیسا کہ سورۃ الفتح (آیت 18) میں ہے

"یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا"۔

حصہ سوم

تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۴

جواب

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ
وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

ترجمہ

"اللہ ایمان والوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے پس اللہ کو ان کے دلوں کا حال معلوم تھا۔ تو اس نے ان پر سکون نازل فرمایا اور انہیں قریب فتح کا انعام دیا۔"

سوال نمبر ۲

جواب

سلیس ترجمہ

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور والدین کے ساتھ

بھلائی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں
قریبی پڑوسی، دور کے پڑوسی، ساتھ بیٹھنے والے
(ساتھی) اور مسافر کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو"۔

وضاحت

یہ آیت سورۃ النساء کی آیت 36 ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد حقوق العباد کی تعلیم دی ہے۔ سب سے پہلے والدین، پھر رشتہ دار، یتیم، محتاج، پڑوسی (قریبی، دور کے)، ساتھی اور مسافر ان سب کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے یہ آیت اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے جو دوسروں کے حقوق کے احترام اور خدمت پر زور دیتی ہے۔